

ناشر کا مراسلہ قارئین کے نام



موسم بہار کی سالانہ آمد کے ساتھ ہی زمین، اپنے کرہ ارض، اور اس کی تجدید و حیات نو کی حیرت ناک قوتوں کے بارے میں سوچنا ایک فطری امر ہے۔ بہت سارے امریکیوں کے لیے چھوٹے ٹھنڈے دنوں اور سرسختی آسمانوں کے بعد موسم بہار کی واضح ایک راحت کا احساس ہے۔ ہندوستان میں ہم خوش ہوتے ہیں لیبرنم درختوں کے زرد خوشنما ٹھلوٹوں سے، لطف اندوز ہوتے ہیں اپنے گھروں کی تزئین کرتی اور چھپھاتی پھلپلوں سے اور پر لطف ٹھنڈی مٹیوں اور شاموں سے۔ ان فطری ہم آہنگیوں کے سبب ہی ماحولیات کے بارے میں فکر مند امریکیوں نے تقریباً پچھلے چالیس برسوں سے اس موسم کو اپریل کے اواخر میں یوم ارض منانے کے لیے منتخب کیا ہے۔

۱۹۷۰ء میں اس زمینی تحریک کا آغاز ہوا تھا۔ بڑے شہروں اور چھوٹے قصبوں میں رہنے والے امریکیوں کے ذریعہ بازرگوانی کی کوششوں، پانی کی صفائی کی مہموں، فضائی آلودگی پر غیر رسمی مذاکروں، توانائی کی بچانے والی تفریحوں اور ماحول کے تئیں حساس تفریحی میلوں جیسے اقدامات سے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب ہم نے ذاتی، مقامی اور قومی سطح پر فضیلت کو کم کرنے اور آلودگی پھیلانے والی اشیاء پر روک لگانے پر گفتگو کا آغاز کیا۔ ہم نے یہ سیکھا بھی شروع کیا کہ کس طرح ہمارا بجلی بند رکھنے اور کوڑا کرکٹ کی بازرگوانی کا فیصلہ پارکوں کے تحفظ اور ہماری ندیوں کی صفائی پر براہ راست اثر انداز ہو سکتا ہے۔

تواریخ خوانین کا مہینہ بھی ہر سال موسم بہار میں منایا جاتا ہے جس میں اس سال امریکیوں نے ”کرہ ارض کے تحفظ کے لیے آگے بڑھتی خواتین“ پر توجہ مرکوز کی ہے۔ این آئلین کا بنایا ہوا ہمارے سرورق کا آرٹ خوانین کو زمین، جانوروں اور بچوں کے تحفظ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ لوکس فیکر کا ایک مضمون ان خوانین کی خدمات کو نمایاں کرتا ہے جنہوں نے زمین کو ستار نے میں باؤڈ ایوریٹی کو فروغ دیا اور اسکول کے باغوں کو بچوں کے لیے صحت بخش لچ فراہم کرنے کے لیے استعمال کرنے اور لڑکوں اور لڑکیوں کو، سائنس کو بطور کیریئر منتخب کرنے اور ہماری زمین کو درپیش ماحولیاتی چیلنجوں کا حل پانے کے لیے حوصلہ افزائی کی۔ اس طریقہ کار کا انکاس ہماری سرورق کہانی ”ہریالی کے کئی رنگ“ جسے چین وارنر مہو ترانے لکھا ہے، میں ہوتا ہے کہ کس طرح ہم آج بھی یوم ارض مناتے ہیں، ایک دوسرے کو اس بات کی تعلیم دیتے ہوئے کہ کس طرح وہ اپنی پسند کے ذریعہ ماحولیات کو تحفظ فراہم کر سکتے ہیں۔ رچا اور مانے اپنے مضمون ”ماحول دوست موسیقی“ کے لیے سولر بیچ کے ارکان سے انٹرویو کیا ہے۔ یہ ایک امریکی طائفہ ہے جس نے پورے ہندوستان کا سفر ایک الیکٹرونک کار اور ایک باؤ اینڈ سن والی بس میں کیا اور تینسی توانائی سے چلنے والے اپنے آلات موسیقی کا مظاہرہ کیا۔ ہندوستان میں امریکی سفارتخانے اور دیگر ہندوستانی امریکی معاونین نے اس طائفہ کے مقصد کی تائید و حمایت کی۔ یہ مقصد تھا: ماحولیات کا تحفظ اتنا زیادہ اہم ہے کہ ہم اس کے لیے کچھ ذاتی دشواریوں اور قربانیوں کو قبول کر سکتے ہیں۔

امریکی صدر بارک اوباما کہتے ہیں، ”اپنی سلامتی، اپنی معیشت اور اپنے کرہ ارض کے تحفظ کے لیے ہمیں حوصلہ پیدا کرنا ہوگا اور جدوجہد کا عہد کرنا ہوگا۔“ انہوں نے وعدہ کیا کہ امریکہ عالمی تپش سے لڑنے، توانائی کا استعمال کرنے، اور در آمد تیل پر ملک کے انحصار کو کم کرنے میں قائدانہ کردار ادا کرے گا۔ اس مقصد کے لیے صدر نے نوڈ اسٹرن کو خصوصی سفیر برائے موسیقیاتی تبدیلی مقرر کیا ہے۔ جن کا ایک سوانحی خاکہ جو دنیا بھر کی کئی کتابتیں کر رہے ہیں، اس شمارے میں شامل ہے۔

ہندوستانی اور امریکی روز افزوں طور پر دوڑ سے محبت میں ایک دوسرے کے شریک ہیں۔ ”آگے بڑھتے کامیاب قدم“ میں ویدیو نیز اس کی وضاحت کرتی ہیں۔ محترمہ رائے ثابت کرتی ہیں اس تبدیلی کو جو دوڑنے کی وجہ سے ان کی زندگی میں آئی ہے۔۔۔۔۔ کوئی چیز جسے میں اچھی طرح سمجھتی ہوں۔ جب موسم تعاون کر رہا ہو تو خود کو چاق و چوبند رکھنے اور ماڈرن زندگی کے دباؤ سے نبرد آزما ہونے کا یہ بہت اہم طریقہ ہے۔ پالینے یا کچھ حاصل کر لینے کا احساس، خوشی اور بھائی چارے کا احساس، جسے کوئی بھی شخص دوڑ میں حصہ لے کر محسوس کر سکتا ہے، اپنی رفتار اور دوری کی پرواہ کئے بغیر۔ دراصل یہ ایک متعدی ”بیاری“ ہے۔ یعنی ایسی عادت جسے دوسرے بھی جلدی اختیار کر لیں۔ موسم بہار کے لیے یہ ایک اچھا سبز بکھیل ہے۔

(لبیدی شوارنز)

Jamy Adams